ملک کو بتدریج سیکولر سٹیٹ کی حیثیت دی جا رہی ہے۔ یقیناً یہ نظریہ پاکستان سے انحراف ہے ہم اپنے موقف میں اس لئے حق بجانب ہیں کہ ایک طرف ارباب حکومت اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور کہلاتے ہیں دوسری طرف اس وقت تک کسی دینی مسئلہ پر توجہ نہیں دی جاتی جب تک کوئی احتجاجی سلسلہ نہ شروع ہو اور کچھ جانی و مالی نقصان نہ ہو۔

ان حالات کی روشنی میں دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں :

۱۔ ارباب حکومت دین سے قطعاً باغی ہیں اور یہ سب کچھ شعوری طور پر کیا جا رہا ہے۔

۲۔ اگر ایسا نہیں تو پھر دین کے بارے میں جو سوچ پیدا ہوئی ہے اور جو رویہ اختیار کیا گیا ہے یہ مروجہ مغربی جمہوری نظام کو قبول کرنے کا منطقی نتیجہ ہے کہ حکمران اور سیاست دان دینی غیرت سے محروم ہو چکے ہیں اور اس کے اثرات قوم پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔

اگر ملک و قوم کی بقا مقصد ہے تو ان حالات کو بہر نوع تبدیل کرنا ہوگا ورنہ مستقبل میں مرزائی، رافضی اور کمیونسٹ ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔

موجودہ حالات دینی حلقوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں کہ وہ اب اس ملک میں کس طرح جینا پسند کریں گے؟ انہیں زندہ رہنے کیلئے بہرحال کوئی نہ کوئی رخ متعین کرنا ہوگا۔ حکومت اپنی پوزیشن واضح کرے اگر وہ واقعی اسلام سے مخلص ہے اور مسلمانوں کے دینی جذبات کا احساس رکھتی ہے تو پھر لادین طبقوں کی ان سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرائے اور مقام صحابہ کا تحفظ کرتے ہوئے تحفظ صحابہ آرڈیننس کو بھی مؤثر بنائے۔ اور ذرائع ابلاغ سے مغربی تہذیبی یلغار کو فوراً بند کرے۔

تجزیہ

قمر الحسنین

میرے پاکستان میں
محبتوں کا قتل اور نفرتوں کی پرورش

- علمائے کرام سے گزارش
- پاکستانی ذرائع ابلاغ کا کردار
- افغانستان میں عبوری اسلامی حکومت کا قیام اور رافضی سازشیں
- پاکستانی ثقافتی عورتوں کی گائیاں
- ملعون شخص مسلمان جرنیل

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ کی قرارداد پاکستان سے لے کر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ تک کا معرکہ تحریک پاکستان بڑا مختصر سا عرصہ ہے۔ مگر امتِ مسلمہ جس بے جگری اور جس والہانہ انداز سے اس میں کودی اور نمرودی آگ کو جس ابراہیمی جذبہ سے بجھایا وہ تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ اور ظاہر ہے امتِ رسولؐ کا یہ جذبۂ دروں صرف اور صرف اس خواب کی زندہ تعبیر دیکھنے کے لئے تھا کہ ایک ایسا خطۂ زمین جس میں اللہ کی حاکمیت ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہو، صحابہ و اہل بیت کی معیاری زندگیوں کے جاوداں نقوش کی خوبصورت بنیادوں پر ایک ملت کی تشکیل جدید ہو۔ ایک معاشرہ اُبھر کر دنیا کے سامنے آئے جس میں ماضی کے نقوش کے جلوے پائے جائیں۔ ایک ایسا تمدنی، تہذیبی اور ثقافتی انقلاب بپا کیا جائے جس پر سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گہری چھاپ ہو ــــ مگر آہ! برطانوی و امریکی درباروں کی دہلیز چاٹنے والے پاکستانی سیکولر حکمرانوں انگریز سے وراثت میں ملی ہوئی بیوروکریسی اور سیاست بازوں نے اس امت کا حلیہ بگاڑ دیا۔ انہوں نے سفارش اور رشوت کی لعنت کے سہارے مرزائی، رافضی اور لادین عناصر کو ملک کے تمام محکموں میں مضبوط عہدے تفویض کئے، جن کے اختیارات اتنے وسیع تھے کہ ان کی تمام تر بدکاریوں، حرام خوریوں اور ظلم و ناانصافیوں کے باوجود ان پر کبھی کوئی گرفت نہ ہوئی۔ اس ستم میں وزارتوں کے قلمدان برابر کے مجرم رہے اور اس جرم کی بنیاد برادری، علاقائیت، لسانیت اور قومیت پر مبنی تھی، جس مجرم کی شکایت کی گئی تو یہ کہہ کر کسی بڑے نے اس کی حفاظت کی "یہ اپنا آدمی ہے"۔ قطع نظر اس سے کہ وہ اپنا آدمی "مرزائی ہے" رافضی ہے" بدعقیدہ و بداعمال ہے، کمیونسٹ ہے سیکولر ہے"